اضافہ شدہ

مبادیٔ اصولِ حدیث

مرتب

شیخ محفوظ الرحمٰن فیضی حفظہ اللہ

معہد الامیدالفیض عالم مئوناتھ بھنجن یوپی

مکتبۃ الفہیم

مئوناتھ بھنجن یوپی

احمد البدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾

(اگر تمھیں کوئی خبر دے تو اس کی تحقیق کرلو)

مبادئ اُصولِ حدیث

(اضافہ شدہ)

مرتب

شیخ محفوظ الرحمن فیضی حفظہ اللہ

معہد الامید الفیض عام مئوناتھ بھنجن یوپی

مکتبۃ الفہیم

مئوناتھ بھنجن یوپی

MAKTABA AL-FAHEEM

Raihan Market, 1st Floor Dhobia Imli Road, sadar Chowk

Maunath Bhanjan (U.P.) 275101 - Ph. 0547-2222013

E mail - faheembooks@gmail.com, Facebook : maktabaalfaheem

: 9889123129, 9336010224

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

سن اشاعت جدید: 2022ء

قیمت:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم حدیث: علم الحدیث وہ علم ہے جس سے رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال اور احوال معلوم ہوں۔

موضوع: رسول اللہ ﷺ کی ذات بحیثیت اللہ کا رسول ہونے کے۔

غرض وغایت: سعادتِ دارین کا حصول۔

علم اصول حدیث: ایسے اصول وقواعد کا جاننا جس کے ذریعہ سند ومتن کے احوال معلوم ہوں کہ وہ قابل قبول ہیں یا رد کردینے کے لائق۔

موضوع: سند اور متن مقبول ومردود ہونے کے اعتبار سے۔

غرض وغایت: یہ معلوم کرنا کہ کون سی سند اور متن مقبول ہے اور کون مردود۔

صحابی: وہ خوش نصیب شخص جسے بحالت ایمان رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی اور ایمان ہی کی حالت میں وہ دنیا سے رخصت ہوا۔

تابعی: وہ خوش نصیب جسے بحالت ایمان کسی صحابی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہو اور ایمان ہی کی حالت میں اس کی وفات ہوئی ہو۔

تبع تابعی: وہ خوش نصیب جس نے بحالت ایمان کسی تابعی سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی کی حالت میں اس کا انتقال ہوا ہو۔

مخضرم: وہ شخص جس نے زمانۂ جاہلیت واسلام دونوں پایا اور عہد نبوی میں مشرف باسلام ہوا، مگر آنحضرت ﷺ سے ملاقات نصیب نہیں ہوئی، ان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ جیسے احنف بن قیس، ابوعثمان نھدی، ابومسلم خولانی وغیرہ۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں، اسی طرح صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم کے قول وفعل کو بھی حدیث کہا جاتا ہے، اس اعتبار سے حدیث کی تین قسمیں ہوئیں: ۱۔قولی، ۲۔فعلی، ۳۔تقریری، حدیث رسول ﷺ کو سنت بھی کہتے ہیں۔ تقریر کے یہ معنی

ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے کسی صحابی نے یا کسی صحابی کے سامنے کسی تابعی نے یا کسی تابعی کے سامنے کسی تبع تابعی نے کوئی کام کیا یا کوئی بات کہی اور انھوں نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ خاموش رہ کر گویا اس کو برقرار رکھا۔

خبر: جمہور محدثین کے نزدیک خبر اور حدیث کے ایک ہی معنی ہیں۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو نبی ﷺ اور صحابہ وتابعین سے متعلق مروی ہے وہ حدیث ہے اور دیگر لوگوں کے حالات اور واقعات عالم کی روایت خبر ہے۔ اسی واسطے جو حدیث کی روایت وتحقیق میں مشغول ہو وہ محدث ہے اور جو دیگر اخبارِ عالم کے ساتھ اشتغال رکھے وہ اخباری اور مؤرخ ہے۔

اثر: عام طور پر صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم کے قول وفعل اور تقریر کو اثر کہتے ہیں۔ نبی ﷺ کی حدیث کو بھی اثر کہتے ہیں۔ چنانچہ ادعیہ ماثورہ ان دعاؤں کو کہتے ہیں، جو آنحضرت ﷺ سے منقول ہیں۔

حدیث قدسی: وہ حدیث ہے جس کی روایت نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرکے فرمائیں۔ حدیث قدسی اور قرآن مجید کے درمیان فرق یہ ہے کہ قرآن کے معنی اور لفظ دونوں اللہ کی طرف سے ہیں، جب کہ حدیث کا معنی اللہ کی جانب سے اور لفظ نبی ﷺ کے۔ اور قرآن کلامِ معجز ومتلو ہے، جبکہ حدیث قدسی معجز ومتلو نہیں۔

اقسام حدیث باعتبار انتہائے سند

مرفوع: وہ حدیث، قول وفعل اور تقریر جس کا انتساب نبی ﷺ کی طرف ہو۔

موقوف: وہ حدیث، قول وفعل اور تقریر جو صحابی کی طرف منسوب ہو۔

مقطوع: وہ حدیث، قول وفعل اور تقریر جو تابعی کی طرف منسوب ہو۔

ان تینوں میں سے ہر ایک کی تین تین قسمیں ہیں: ۱۔قولی، ۲۔فعلی، ۳۔تقریری۔ کل نو (۹) قسمیں ہوئیں، ان کی تعریف مذکورہ تفصیل سے خود واضح ہے۔ پھر مرفوع کی دو قسمیں ہیں:

مرفوع صریحی: وہ حدیث جس میں صاف طور پر یہ ذکر ہو کہ وہ نبی ﷺ کا قول یا

عمل یا تقریر ہے۔

مرفوع حُکمی: وہ حدیث جس میں قول وعمل یا تقریر کی نسبت نبی ﷺ کی طرف نہ ہو، لیکن اس میں صحابی کا جو قول یا فعل نقل کیا گیا ہو اس میں نہ اجتہاد کی گنجائش ہو، نہ اس بات کی کوئی علامت کہ وہ اگلی کتابوں سے ماخوذ ہوگا، جیسے علاماتِ قیامت، نبیوں کے حالات، واقعاتِ قیامت وغیرہ۔ اسی طرح صحابی کا کسی امر سے متعلق یہ خبر دینا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں لوگ ایسا کرتے تھے، یا یہ کہنا کہ یہ سنت ہے، یہ سب مرفوع کے حکم میں ہے۔

متن: حدیث کی اصل عبارت اور الفاظ کو متن کہتے ہیں۔

سند: حدیث روایت کرنے والوں کے سلسلے کو سند اور طریق بھی کہتے ہیں۔

اِسناد: سند ذکر کرنے کو اسناد کہتے ہیں اور کبھی سند کو بھی اسناد کہتے ہیں۔

متصل: وہ حدیث جس کی سند میں کوئی راوی ساقط نہ ہو۔

مسند: وہ حدیث جو مرفوع اور متصل السند ہو۔

اقسامِ حدیث باعتبارِ تعدادِ سند

متواتر: وہ حدیث جس کے راوی ہر دور میں اتنی کثرت سے پائے جاتے ہوں کہ ان کا جھوٹ پر متفق ہو جانا عادتاً ممکن نہ ہو، خبر متواتر مقبول اور مفید علم ویقین ہوتی ہے۔

خبر واحد: وہ حدیث جس کے راوی تعداد کے لحاظ سے حد تواتر کو نہ پہنچے ہوں۔ اس کی تین قسمیں ہیں: ① مشہور، ② عزیز، ③ غریب۔ تینوں کو اخبارِ آحاد اور ہر ایک کو خبرِ واحد کہتے ہیں۔

مشہور: وہ حدیث جس کے راوی ہر طبقۂ روایت میں کم از کم تین ہوں اور اس میں متواتر کی تمام شرائط نہ پائی جائیں۔ اس کو **مستفیض** بھی کہتے ہیں۔

عزیز: وہ حدیث جس کی سند کے کسی طبقہ میں فقط دو ہی راوی ہوں، باقی میں دو ہوں یا زیادہ۔

غریب اور فرد: وہ حدیث جس کے سلسلۂ سند میں کسی جگہ ایک ہی راوی ہو۔

اقسامِ حدیث باعتبارِ غرابت سند: فرد مطلق، فرد نسبی

فرد مطلق: وہ غریب حدیث جس کی اصل سند میں تفرد ہو، یعنی صحابی سے ایک ہی تابعی روایت کرتا ہو، گو اس تابعی سے متعدد راویوں نے روایت کیا ہو۔

فردِ نسبی: وہ غریب حدیث جسے صحابی سے روایت کرنے والے کئی ایک ہیں لیکن بعد کے طبقہ میں کسی شیخ سے روایت کرنے والا متفرد ہو۔

متابع: وہ حدیث جو دوسری حدیث کے موافق ہو، لفظ میں یا فقط معنی میں، بشرطیکہ دونوں ایک ہی صحابی سے مروی ہوں۔ اس موافقت کو متابعت کہتے ہیں۔

مثلہ و نحوہ: متابع اگر لفظ و معنی دونوں میں اصل حدیث کے موافق ہو تو مثلہ کہتے ہیں اور اگر فقط معنی میں موافق ہو تو نحوہ کہتے ہیں۔

شاھد: وہ حدیث جو دوسری حدیث کے موافق ہو، لفظ میں یا فقط معنی میں، مگر دونوں حدیث دو صحابی سے مروی ہوں۔

اعتبار: طرقِ حدیث کی تحقیق و جستجو کرنا، یہ معلوم کرنے کے لیے کہ جس حدیث کو فرد اور غریب سمجھا گیا ہے اس کے لیے کوئی متابع یا شاہد ہے کہ نہیں۔

اخبارِ آحاد: (مشہور، عزیز، غریب) ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مقبول، اور ۲۔ مردود۔

مقبول: وہ حدیث جس کے راویوں کا صدق راجح ہو۔ مقبول اخبارِ آحاد ظن و طمانیت اور یقین نظری کا فائدہ دیتی ہیں اور دلیل و حجت ہوتی ہیں۔

مردود: وہ حدیث جس کے راویوں کا صدق راجح نہ ہو، اس کو ضعیف بھی کہتے ہیں۔

اقسامِ حدیث مقبول

حدیث مقبول کی چار قسمیں ہیں: صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ، حسن لغیرہ

صحیح لذاتہ: وہ حدیث جو متصل السند ہو اور اس کے تمام راوی ثقہ یعنی عادل اور

تام الضبط ہوں، نیز وہ حدیث معلل وشاذ نہ ہو۔

عدل: سے مراد وہ شخص ہے جس میں ایسا ملکہ ہو جو انسان کو تقویٰ اور مُرُوَّت (کمال شرافت) کے التزام پر آمادہ کرے، تقویٰ: سے مراد اعمالِ سیئہ یعنی شرک، فسق اور بدعت وغیرہ سے پرہیز ہے، اور مروت: سے مراد انسانیت کے خلاف بعض خسیس اور مذموم حرکتوں سے بچنا ہے، جیسے بازار میں کھانا، پینا، راستہ میں پیشاب کرنا، رذیلوں کی صحبت اختیار کرنا، اور کبوتر بازی وغیرہ۔

ضبط: سے مراد یہ ہے کہ راوی حدیث کو اس طرح محفوظ رکھے کہ اس میں کسی طرح کا خلل پیدا نہ ہو، اور جب چاہے اس کو بیان کر سکے، اس طرح حدیثیں سینے میں محفوظ رکھے تو اس کو ''ضبط صدر'' کہتے ہیں، اور کتاب میں محفوظ رکھے تو اس کو ''ضبط کتاب'' کہتے ہیں۔

صحیح لغیرہ: وہ حدیث جو متصل السند ہو، معلل وشاذ نہ ہو، اور اس کے تمام راوی عادل ہوں، مگر سب تام الضبط نہ ہوں، لیکن تعددِ طرق نے اس نقص کی تلافی کر دی ہو۔

حسن لذاتہ: وہ حدیث جو متصل السند ہو، معلل وشاذ نہ ہو اور اس کے تمام راوی عادل ہوں، مگر سب تام الضبط نہ ہوں اور اس نقصان کی تلافی نہ ہوئی ہو۔

حسن لغیرہ: وہ حدیث جو ضعیف ہو، مگر تعدد طرق نے اس کے ضعف کو دور کر دیا ہو۔

مراتب صحیح: صحیح حدیثوں کے مختلف درجات ہیں۔ سب سے مقدم متفق علیہ ہے۔

متفق علیہ: وہ حدیث جسے بخاری ومسلم دونوں نے ایک صحابی سے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہو۔ متفق علیہ حدیثوں کی تعداد (۲۳۲۶) ہے۔ پھر جس کو صرف بخاری نے روایت کیا ہو۔ پھر جس کو صرف مسلم نے روایت کیا ہو۔ پھر جو بخاری ومسلم دونوں کی شرط پر ہو۔ پھر جو بخاری کی شرط پر ہو۔ پھر جو مسلم کی شرط پر ہو۔ پھر وہ جو بخاری ومسلم کی شرط پر تو نہیں لیکن دوسرے محدثین کے نزدیک بہر کیف صحیح ہے۔ صحیح کی طرح حسن کے بھی مراتب ہیں۔

حسن صحیح: جیسا کہ معلوم ہوا کہ حدیث غریب بھی صحیح اور حسن ہوتی ہے اور اس میں کوئی اشکال نہیں، لیکن کسی حدیث کا بیک وقت صحیح اور حسن دونوں ہونا محل اشکال ہے۔ کیوں کہ حسن، صحیح سے مختلف اور کم درجہ ہے۔ اس اشکال کا دو جواب ہے۔

۱۔ اگر حدیث ایک ہی سند سے مروی ہو تو اسے کسی محدث کا حسن صحیح کہنا محدث کے اس تردد کا نتیجہ ہے کہ آیا اس کے سب راوی عادل اور تام الضبط ہیں؟ تو یہ صحیح ہے۔ یا ان میں ضبط کی کمی ہے؟ تو یہ حسن ہے۔ بنابریں اصل عبارت یوں تھی ''حسن أو صحیح'' کثرتِ استعمال کی وجہ سے ''أو'' کو حذف کر دیا گیا۔

۲۔ اور اگر حدیث دو سندوں سے مروی ہو تو اسے ''حسن صحیح'' کہنے کا یہ مطلب ہوگا کہ وہ ایک سند کے اعتبار سے حسن ہے اور دوسری کے اعتبار سے صحیح۔ یا ہر ایک کے اعتبار سے حسن (لذاتہ) اور دونوں کے مجموعہ کے اعتبار سے صحیح (لغیرہ)۔

محکم: وہ حدیث مقبول جس کی معارض کوئی دوسری حدیث نہ ہو۔

مختلف الحدیث: وہ حدیث مقبول جس کے معارض ویسی ہی دوسری حدیث موجود ہو، مگر ان دونوں میں جمع و تطبیق ممکن ہو۔

ناسخ و منسوخ: دو ہم مرتبہ مقبول حدیثیں آپس میں متعارض ہوں اور ان میں مطابقت ممکن نہ ہو تو جو حدیث متقدِم ہوگی وہ منسوخ، اور جو متاخر ہوگی وہ ناسخ قرار پائے گی۔ عمل ناسخ پر ہوگا اور منسوخ ناقابل عمل ہوگی۔ اگر تقدم و تاخر کا پتہ نہ چلے اور کوئی وجہِ ترجیح بھی نہ ہو تو کسی پر عمل نہیں کیا جائے گا، وہ متوقَّف فیہ ہوگی۔ اور اگر کسی کے لیے کوئی وجہ ترجیح ہو تو راجح پر عمل کیا جائے گا۔

محفوظ: وہ حدیث ہے جس کو اوثق یا چند ثقات نے ثقہ کے منافی روایت کیا ہو۔

شاذ: وہ حدیث ہے جس کو ثقہ راوی نے اوثق یا ثقات کے خلاف روایت کیا ہو۔

معروف: وہ حدیث ہے جسے ثقہ راوی نے ضعیف راوی کے خلاف روایت کیا ہو۔

منکر: وہ حدیث ہے جسے ضعیف راوی نے ثقہ راوی کے خلاف روایت کیا ہو۔

معلل: وہ حدیث ہے جس کی سند یا متن میں کوئی پوشیدہ علت ہو جو صحتِ حدیث میں خرابی پیدا کرتی ہو، جس کو علوم حدیث کا بڑا ماہر ہی معلوم کر سکتا ہے۔

ضعیف: وہ حدیث ہے جس میں صحیح اور حسن کی تمام یا بعض شرائط مفقود ہوں۔ حدیث کو ضعیف اور مردود قرار دینے کی دو بنیادی وجوہ ہیں۔ ایک سند کے اندر سقوط و انقطاع، دوسرے

راوی کا عدالت یا ضبط کے اعتبار سے مجروح ہونا۔ ہر دو اعتبار سے ضعیف کی متعدد قسمیں ہیں۔

اقسامِ ضعیف: باعتبارِ سقوط وانقطاعِ سند

منقطع: وہ حدیث ہے جس کی سند کے درمیان میں سے ایک یا متعدد راوی متفرق مقام سے ساقط ہوں۔ اور کبھی منقطع کا اطلاق مطلقاً غیر متصل پر ہوتا ہے، سقوط درمیانِ سند سے ہو یا شروع سے یا آخر سے۔

معلق: وہ حدیث ہے جس کی سند کے شروع میں ایک یا زیادہ راوی پے در پے ساقط ہوں اور کبھی پوری سند محذوف ہوتی ہے، ایسا کرنے کو تعلیق کہتے ہیں۔

مرسل: وہ حدیث جس کی سند کے آخر میں تابعی کے بعد راوی ساقط ہو اور تابعی اور نبی ﷺ کے درمیان صحابی کا ذکر نہ ہو، اس فعل کو ارسال کہتے ہیں۔

معضل: وہ حدیث جس کی سند میں درمیانِ سند سے دو یا زیادہ راوی پے در پے ساقط ہوں۔

مدلَّس: وہ حدیث جس میں راوی اپنے شیخ کو چھوڑ کر اوپر کے اس شیخ سے روایت کرے جس سے گو اس کو لقاء وسماع ہے، مگر یہ حدیث اس سے نہیں سنی ہے، اور لفظ ایسا استعمال کرے جس سے یہ شبہ ہو کہ یہ حدیث بھی سنی ہے۔ اس فعل کو تدلیس اور فاعل کو مدلِّس کہتے ہیں۔

مرسل خفی: وہ حدیث ہے جس میں راوی اپنے شیخ کے بجائے اس ہمعصر شیخ سے روایت کرے جس سے اس کی لقاء وسماع ثابت نہیں، مگر لفظ ایسا استعمال کرے جس سے یہ شبہ ہو کہ یہ حدیث اس سے سنی ہے۔ مثلاً عن یا قال۔

اقسامِ ضعیف: راوی کے مجروح ہونے کے اعتبار سے

موضوع: وہ حدیث ہے جس کی سند میں کوئی ایسا دروغ گو راوی ہو جس نے کبھی جھوٹی، خود ساختہ حدیث نبی ﷺ کی طرف منسوب کرنے کی جرأت کی ہو۔

متروک: وہ حدیث ہے جس کی سند میں ایسا راوی ہو جس کا حدیث نبوی ۔۔ میں گو جھوٹ

ثابت نہیں، لیکن عام گفتگو اور معاملات میں وہ جھوٹ بولتا ہے۔

منکر: وہ حدیث ہے جس کا کوئی راوی فاسق ہو یا فاحش الغلط ہو، یعنی روایت کرنے میں بکثرت غلطیاں کرتا ہو یا مُغفَّل ہو یعنی روایت کے سننے میں بہت زیادہ غفلت برتتا ہو۔

حدیث ضعیف کی یہ تین قسمیں قطعی طور پر نا قابل قبول ہیں۔

مُدْرَجْ: وہ حدیث ہے جس کی سند میں خلافِ اصل تغیر وتبدل واقع ہو گیا ہو، یا اس کے متن میں راوی نے اپنا یا صحابی وتابعی وغیرہ کا کلام کسی غرض (لفظ کی تفسیر وغیرہ) کے لیے شامل کر دیا ہو، پہلی قسم کو مدرج الاسناد اور دوسری قسم کو مدرج المتن کہتے ہیں۔

مقلوب: وہ حدیث ہے جس کی سند یا متن میں تقدیم وتاخیر ہو گئی ہو، جو ثقات کی روایتوں میں نہ ہو۔

مضطرب: وہ حدیث ہے جس میں ایک ہی شیخ سے روایت کرنے والوں کے بیان میں سند یا متن کے اندر اختلاف ہو یا ایک ہی راوی کے بیان میں اختلاف ہو۔

مبہم: وہ حدیث ہے جس کی سند میں بعض راوی کا نام نہ بیان کیا گیا ہو، گو راوی کا ذکر ہو۔

مجہول: وہ حدیث ہے جس کی سند میں ایسا راوی ہو جس کا ثقہ یا مجروح ہونا معلوم نہ ہو، اور اس سے ایک ہی راوی روایت کرتا ہو۔ ایسے راوی کو مجہول العین کہتے ہیں۔

مستور: جس کی سند میں ایسا راوی ہو جس کا ثقہ یا ضعیف ہونا معلوم نہ ہو اور اس سے روایت کرنے والے دو ہوں، ایسے راوی کو مجہول الحال اور مستور کہتے ہیں۔

مختلط: وہ حدیث ہے جس کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جس کا حافظہ بڑھاپے کی یا نابینا ہو جانے یا صحیفۂ احادیث گم ہو جانے کی وجہ سے خراب ہو گیا ہو اور یہ پتہ نہ چلے کہ یہ حدیث خرابیٔ حافظہ سے پہلے کی ہے یا بعد کی، پہلے کی ہو تو معتبر ہوگی ورنہ نہیں۔

روایۃ البدعتی: بدعت کی دو قسم ہے۔ بدعت مکفرہ، یعنی جس کا اعتقاد کفر ہو۔ بدعت مفسقہ، یعنی جس کا اعتقاد فسق ہو۔ بدعت مکفرہ کے مرتکب کی روایت قطع مردود ہے۔ اور بدعت مفسقہ کے مرتکب کی روایت مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ مقبول ہے، بشرطیکہ وہ ثقہ ہو:

۱۔وہ بدعتی جھوٹ بولنے کو جائز نہ سمجھتا ہو۔۲۔اس کی روایت بدعت کی تائید وترویج سے متعلق نہ ہو۔۳۔روایت ثقہ راوی کے خلاف نہ ہو۔

مزید فی متصل الاسانید: وہ حدیث جس کی سند میں جو بظاہر متصل ہے، کسی راوی کی زیادتی ہو اور زیادتی نہ کرنے والا راوی احفظ واتقن ہو۔

مصحَّف: وہ حدیث جس کی سند یا متن کے کسی لفظ میں نقطہ کی تبدیلی سے اختلاف واقع ہو، مگر اس لفظ کا سابق رسم الخط باقی ہو۔

محرَّف: ہو حدیث جس کی سند یا متن کے لفظ میں شکل یعنی حرکت کی تبدیلی سے اختلاف واقع ہو اور پہلا رسم الخط باقی رہے۔

تحمل واداء: یعنی اخذ وروایت حدیث کے طریقے

سماع: شیخ اپنے حافظہ سے یا کتاب سے حدیث پڑھ کر سنائے اور شاگرد سنے، یہ اخذ و روایت حدیث کا سب سے اعلیٰ طریقہ ہے۔

قرأۃ: شاگرد اپنے حافظہ یا کتاب سے حدیث پڑھ کر سنائے اور شیخ سنے، اس کو عرض علی الشیخ بھی کہتے ہیں۔

سمعت وحدثنی: جب شیخ حدیث پڑھ کر سنائے اور شاگرد تنہا سنے تو شاگرد بوقت روایت سمعت فلانا، یا حدثنی فلان کہے گا۔

سمعنا وحدثنا: جب استاذ حدیث پڑھ کر سنائے اور شاگرد ساتھیوں کے ساتھ سنے، تو ایک بوقت روایت سمعنا فلانا یا حدثنا فلانا کہے گا۔

أخبرنی و أخبرنا: جب شاگرد تنہا اپنے استاذ کے سامنے حدیث پڑھے تو وہ حدیث روایت کرتے وقت أخبرنی کہے گا اور جب کئی تلامذہ ہوں تو ہر ایک بوقت روایت أخبرنا فلان کہے گا۔

إجازۃ: شیخ شاگرد کو اس بات کی اجازت دے کہ وہ اس کی مرویات کو روایت کر سکتا ہے، گرچہ یہ مرویات شاگرد نے شیخ سے سنی نہیں ہیں۔

مناولة: استاذ اپنے شاگرد کو صحیفۂ حدیث دے کر کہے کہ اس کو مجھ سے روایت کر سکتے ہو۔ شاگرد بوقت روایت ناولني فلان کہے گا۔

مکاتبة: استاذ حدیث خود لکھ کر شاگرد کو بھجوادے، شاگرد بوقت روایت حدثني فلان یا کتب إلي فلان کہے گا۔

وجادة: کسی شیخ کی تحریر کردہ حدیث یا صحیفہ دستیاب ہو اور تحریر جانی پہچانی ہو، اس سے روایت کرتے وقت راوی کہے گا وَجَدتُّ بِخَطِّ فُلَانٍ کَذَا۔

مشافهة: شیخ نے اپنی مرویات روایت کرنے کی شاگرد کو رُو برو زبانی اجازت دی ہو، راوی بوقت روایت شَافَهَنِي فُلَانٌ کہے گا۔

مسلسل: جس حدیث کے راوی کسی صفت یا حالت یا کیفیت کے بیان کرنے میں متفق ہوں۔

عنعنة: لفظ عن فلان عن فلان کے ساتھ حدیث روایت کرنے کو عنعنہ کہتے ہیں۔

معنعن: وہ حدیث جو عن فلان عن فلان کے ساتھ روایت کی گئی ہو۔

مؤنن: وہ حدیث جس کی سند میں حدثنا فلان أن فلانا کے الفاظ ہوں۔

فائده: جمہور کے نزدیک عنعنہ اتصال پر محمول ہوتا ہے بشرطیکہ راوی اور مروی عنہ کے درمیان لقاء ممکن ہو اور معنعِن مدلس نہ ہو، اور بعض محدثین کے نزدیک امکان لقاء کافی نہیں بلکہ معنعِن راوی کے مدلس نہ ہونے کے ساتھ اس کے اور مروی عنہ کے درمیان لقاء کا ثبوت بھی ضروری ہے۔ مدلس کا عنعنہ بہر حال غیر مقبول ہے اور جس میں سماع کی تصریح کردے وہ روایت مقبول ہے۔ مؤنن کا بھی وہی معاملہ ہے جو معنعن کا ہے۔

روایت بالمعنی: شریعت میں بعض الفاظ اور فقروں کا اسی طرح ادا کرنا ضروری ہے جس طرح آنحضرت ﷺ نے ان کی تعلیم دی ہے۔ جیسے کلماتِ اذان اور دعائیں، لیکن آپ ﷺ کے عام ارشادات میں روایت بالمعنی جائز ہے۔ یعنی بات تو وہی بیان کی جائے جو آپ ﷺ نے فرمائی، لیکن ٹھیک انھیں لفظوں کی پابندی ضروری نہیں جو آپ نے استعمال فرمائے، تاہم الفاظِ رسول ﷺ کی پابندی کرنا اولیٰ ہے۔

کتب احادیث کی انواع واقسام

جامع: حدیث کی ایسی کتاب جس میں عقائد، احکام، رقاق، آداب، تفسیر، تاریخ وسیر، فتن اور مناقب جملہ آٹھ اقسام کی حدیثیں جمع ہوں۔ جیسے جامع صحیح بخاری، جامع ترمذی۔

سنن: حدیث کی وہ کتاب جسے فقہی ترتیب کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہو۔ جیسے سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن دارمی وغیرہ۔

مسند: وہ کتاب جس میں ترتیب وار ایک ایک صحابی کی احادیث کو ذکر کیا گیا ہو، صحابہ کی ترتیب حروفِ تہجی کے اعتبار سے ہو یا فضیلت کے اعتبار سے۔ جیسے مسند امام احمد۔

معجم: وہ کتاب جس میں ایک ایک استاذ کی مرویات کو ترتیب وار ذکر کیا جائے۔ اساتذہ کی ترتیب حروفِ تہجی کے اعتبار سے ہو یا سن وفات یا فضیلت وغیرہ کے اعتبار سے، جیسے امام طبرانی کی معجم صغیر، معجم کبیر، معجم اوسط۔

مستدرک: وہ کتاب جس میں ان احادیث کا استدراک کیا گیا ہو جو کسی مؤلف کی شرائط کے مطابق ہوں مگر اس کی کتاب میں موجود نہ ہوں، مؤلف نے خواہ قصداً (بطورِ اختصار) چھوڑ دیا ہو یا سہواً۔ جیسے امام حاکم کی مستدرك على الصحيحين۔

مستخرج: وہ کتاب جس میں کسی کتاب کی احادیث کو کتاب کے مؤلف کے علاوہ اپنی سند سے بیان کیا گیا ہو اور یہ سند مؤلف کتاب کے شیخ کے ساتھ یا اس سے اوپر جا کر ملتی ہو، مؤلف درمیان میں نہ پڑتا ہو۔ جیسے المستخرج على صحيح مسلم لأبي عوانة۔

کتاب العلل: وہ کتاب جس میں احادیث معلولہ کو جمع کر کے ان کے علل بیان کیے گئے ہوں۔ جیسے کتاب العلل للإمام مسلم و كتاب العلل للترمذی۔

جزء: حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں ایک صحابی یا کسی خاص شخص کی مرویات یا کسی ایک مسئلہ سے متعلق مرویات جمع کر دی جائیں جیسے جزء ابی بکر، جزء مالک، جزء رفع الیدین۔

امالی: وہ کتاب جس میں شیخ کی املا کردہ احادیث کو جمع کیا گیا ہو۔

مَشِیخة: وہ کتاب جس میں کسی خاص شیخ کی مرویات کو جمع کیا گیا ہو۔

اربعین: وہ کتاب جس میں چالیس حدیثیں جمع کی گئی ہوں خواہ وہ ایک مسئلہ سے متعلق ہوں یا متعدد مسائل وابواب سے متعلق ہوں۔

الاطراف: وہ کتاب جس میں حدیث کا ابتدائی حصہ ذکر کردیا جاتا ہے جو بقیہ حدیث پر دلالت کرتا ہے اور اس کی تمام سندیں یا مخصوص کتابوں کے اندر جو اس کی سندیں ہیں جمع کردی جاتی ہیں۔ جیسے تحفة الاشراف بمعرفة الأطراف للمزي۔

صحیحین: صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو صحیحین کہتے ہیں۔

سنن اربعہ: سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ۔

صحاح ستہ: صحیحین اور سنن اربعہ ان چھ کتابوں کو صحاح ستہ اور امہات ستہ کہتے ہیں۔ صحاح ستہ میں سنن ابن ماجہ کے بجائے موطا امام مالک کا شمار زیادہ انسب ہے۔

کتب حدیث کے طبقات

شہرت وقبول کے اعتبار سے کتب حدیث کے چار طبقات ہیں:

طبقہ اولی: میں مؤطا امام مالک، صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہے، یہ طبقہ سب سے اعلیٰ ہے۔ ان تینوں میں صحیح بخاری سب پر مقدم ہے وہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔

طبقہ دوم: میں سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی اور مسند احمد وغیرہ ہیں۔

طبقہ سوم: میں وہ کتابیں ہیں جن کے مصنفین نے صحت کا التزام نہیں کیا ہے بلکہ ہر طرح کی حدیثیں جمع کردی ہیں۔ جیسے مسند دارمی، مصنف عبدالرزاق، ابن ماجہ وغیرہ۔

طبقہ چہارم: میں وہ کتابیں جن کی تقریباً سبھی روایتیں ضعیف ہیں، جیسے مسند فردوس دیلمی، مسند خوارزمی، تصانیف ابوالشیخ وغیرہ۔

القابِ اصحابِ حدیث

مسند یا راوی: جس کو فقط حدیث روایت کرنے سے سروکار ہو۔

محدث: جو روایت حدیث کے ساتھ حدیث کی درایت و تحقیق میں بھی مشغول ہو۔

حافظ: جس کو ایک لاکھ حدیثیں مع سند یاد ہوں۔

حجت: جس کو تین لاکھ حدیثیں مع سند یاد ہوں۔

حاکم: جس کو تمام احادیث مع متن وسند و احوالِ رواۃ معلوم ہوں۔

اصح الاسانید: اسانید صحیحہ میں سے بعض بعض پر فوقیت رکھتی ہیں اور چند سندیں ایسی ہیں جن کو مختلف محدثین نے اصح الاسانید قرار دیا ہے۔ مثلاً **امام بخاری:** مالک عن نافع عن ابن عمر۔ **امام احمد:** زھری عن سالم عن ابیہ عبداللہ بن عمر۔ **علی بن المدینی:** محمد بن سیرین عن عبیدۃ بن عمرو عن علی۔ **ابن معین:** ابراھیم نخعی عن علقمۃ عن عبداللہ بن مسعود الانصاری۔ **ابوبکر بن ابی شیبۃ:** زھری عن علی بن الحسین عن ابیہ عن علی۔

سند عالی: وہ سند جو نسبتاً مختصر ہو اور اس کے راوی قلت تعداد کی وجہ سے نبی کریم ﷺ سے قریب تر ہوں، جب کہ اسی حدیث کی کسی دوسری سند میں راویوں کا واسطہ زیادہ ہو۔

ثنائی: صاحب کتاب محدث اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان صرف دو راویوں کا واسطہ ہو تو اس سند اور اس حدیث کو ثنائی کہتے ہیں، موطا امام مالک میں (۱۵۳) حدیثیں ثنائی ہیں۔ (ملاحظہ ہو ناچیز کی کتاب ''ثنائیات موطا امام مالک، مطبوعہ کویت)

ثلاثی: صاحب کتاب محدث اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان صرف تین راوی ہوں تو اس سند اور اس حدیث کو ثلاثی کہتے ہیں۔ موطا امام مالک، مسند امام احمد میں ثلاثی حدیث بکثرت ہیں۔ صحیح بخاری میں (۲۲) ابن ماجہ میں (۵) اور ترمذی میں ایک۔

شروط ائمہ ستہ: یعنی صحاح ستہ میں ان کا معیار۔ واضح ہو کہ ضبط و اتقان وغیرہ کے اعتبار سے رواۃ کے فی الجملہ پانچ طبقات اور درجات بیان کیے جاتے ہیں۔

اول: راوی کثیر الضبط والاتقان اور کثیر الملازمۃ ہو۔ یعنی اپنے شیخ کا حاضر باش اور طویل صحبت یافتہ ہو۔ **دوم:** راوی کثیر الضبط لیکن قلیل الملازمۃ ہو۔ **سوم:** قلیل الضبط لیکن کثیر الملازمۃ لشیخہ ہو یعنی اپنے شیخ کا حاضر باش اور طویل صحبت یافتہ ہو۔ **چہارم:** قلیل الضبط اور قلیل الملازمۃ ہو۔

پنجم: قلیل الضبط والملازمۃ ہونے کے ساتھ بعض دیگر وجوہ جرح بھی اس میں موجود ہوں۔

صحیح بخاری میں امام بخاری کی شرط اصلاً پہلے درجے کے راوی ہیں، اولاً پہلے درجے کی روایات لی ہیں، پھر دوسرے درجہ سے، لیکن کم اور منتخب کر کے، بقیہ طبقات کی روایات کو نہیں لیا ہے۔ نیز امام بخاری نے اپنی صحیح میں اتصال عنعنہ کے لیے راوی ومروی عنہ کے مابین ثبوتِ لقاء ضروری قرار دیا ہے، جب کہ امام مسلم نے امکان لقاء کو کافی سمجھا ہے۔ امام مسلم نے پہلے اور دوسرے طبقہ کی روایات کو بالعموم لیا ہے، پھر تیسرے درجہ سے بھی، لیکن کم اور منتخب، بقیہ کو نہیں لیا ہے۔ امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ترمذی نے چوتھے اور امام ابن ماجہ نے پانچویں درجہ تک کے رواۃ کی حدیث بھی اپنی کتاب میں روایت کی ہیں۔

الصحابۃ کلھم عدول: یعنی تمام صحابہ راست باز تھے۔ فسق وفجور وجھوٹ سے پاک تھے۔ اللہ ورسول نے خود ان کی توثیق فرمادی ہے۔ وہ کسی اور کی تعدیل کے محتاج نہیں۔

مکثرین صحابہ: یعنی جن سے بکثرت حدیثیں مروی ہیں، دو ہزار سے یا ہزار سے زیادہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (۵۳۷۴)، ابن عمر رضی اللہ عنہما (۲۶۸۰)، انس بن مالک رضی اللہ عنہ (۲۲۸۶)، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (۲۲۱۰)، ابن عباس رضی اللہ عنہما (۱۶۶۰)، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (۱۵۴۰)، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (۱۱۷۰)

عبادلہ اربعہ: صحابہ کے تقریباً آخری دور میں جن چار عبداللہ پر علم کا مدار تھا ان کو عبادلہ اربعہ کہتے ہیں۔ وہ یہ ہیں: عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عبداللہ بن زبیر، باقی عبداللہ بن مسعود کا ان میں شمار نہیں ہوا، کیوں کہ وہ کبار صحابہ میں تھے، اور مذکورہ عبادلہ سے پہلے ہی ۳۲ھ میں وفات پا چکے تھے۔ صحابہ میں مطلق عبداللہ سے یہی ابن مسعود مراد ہوتے ہیں۔ رضی اللہ عنھم اجمعین۔

علم درایۃ الحدیث: وہ علم جس میں قواعد واصول اور سیرتِ رسول کی روشنی میں الفاظِ حدیث کے معنی ومفہوم اور مراد کو بیان کیا جاتا ہے۔

فن اسماء الرجال: راویان حدیث کے مجموعہ احوال کا نام فن اسماء الرجال ہے، جس

میں ان کے نام ونسب، ولادت ووفات، طلب وتعلیم، شیوخ وتلامذہ، سیرت وسلوک اور ضبط وعدالت وغیرہ ضروری احوال کو بیان کیا جاتا ہے۔

علم الجرح والتعدیل: وہ علم ہے جس میں رواۃ حدیث کی جرح وتعدیل سے مخصوص الفاظ (جرح وتعدیل) میں، اوران الفاظ کے مراتب واحکام سے بحث کی جاتی ہے۔ الفاظ جرح وتعدیل کے چھ مراتب ہیں، بعض اہل علم نے پانچ مراتب اور بعض نے چار مراتب بیان فرمائے ہیں۔

الفاظ تعدیل وتوثیق: یہ چھ قسم کے ہیں اوران کے چھ مراتب ہیں۔

(۱) راوی کی تعدیل میں مبالغہ وتفضیل ہو، جیسے اضبط الناس، اوثق الناس، لانظیر لہ وغیرہ

(۲) تعدیل کے الفاظ مکرر ہوں، جیسے ثقۃ ثقۃ، ثقۃ حافظ، ثقۃ ثبت وغیرہ

(۳) بلاتکرار وتاکید تعدیل ہو، جیسے ثقۃ، ثبت، حجۃ، متقن وغیرہ

(۴) توثیق کے معمولی الفاظ ہوں جیسے صدوق، مامون لاباس بہ وغیرہ

(۵) ایسے الفاظ جو عدالت پر دلالت کریں، ضبط پر دلالت نہ کریں جیسے محلّہ الصدق، صالح الحدیث، مقارب الحدیث وغیرہ

(۶) ایسی تعبیر جو جرح کے قریب ہو جیسے صویلح، شیخ، صدوق إن شاء اللہ، وغیرہ

الفاظ جرح: یہ بھی چھ قسم کے ہیں اوران کے چھ مراتب ہیں۔

(۱) مبالغہ کے ساتھ، جیسے اکذب الناس، رکن الکذب، معدن الکذب وغیرہ

(۲) جرح میں مبالغہ ہو، لیکن ذرا کم درجہ کا ہو، جیسے کذاب، وضاع، دجال وغیرہ

(۳) جرح شدید ہو گو مبالغہ سے خالی ہو، جیسے متہم بالکذب، متہم بالوضع، متروک وغیرہ

(۴) رُدحدیثہ، لاتحل الروایۃ عنہ، ضعیف جدا، لیس بشیٔ وغیرہ

(۵) لایحتج بہ، مضطرب الحدیث، ضعیف، ضعفوہ، لہ مناکیر وغیرہ

(۶) سیٔ الحفظ، لیس بذاک القوی، فیہ ضعف، فیہ مقال وغیرہ